یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت ہر حال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ ہمارا واپس ہونگے۔

(۳) مضامین مراسلات بشرط پسند مفت درج ہونگے ورنہ ناپسند مضامین بصورت ٹکٹ آنے پر واپس ہو سکینگے جن مراسلات سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہونگے۔

(۴) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جاں مسلم داشتن

اخبار اہلحدیث امرتسر

نمبر ۴۱ جلد ۱۲

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۱۰۰
روساؤ جاگیرداران سے " للعہ
عام خریداران سے " ۴
" ششماہی ۲
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۳ پنس
" ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر مورخہ یکم شوال ۱۳۳۳ھ ہجری مطابق ۱۳ اگست ۱۹۱۵ء بروز جمعہ

فہرست مضامین

قادیانی مشن (حلف پر فیصلہ) ۔۔۔۔ ۱
جبلپوری مباحثہ کے فیصلہ کی صورت ۔۔۔ ۲
مولانا بٹالوی اور ہم ۔۔۔۔۔۔ ۳
مذاکرہ علمیہ ۳۸ (بابت اجماع) ۔۔۔ ۴
مسافر آگرہ پر سیالرفہ ڈگری اور ہدیہ اہلحدیث کانفرنس دہلی ۔۔۔۔۔ ۵
دورنگی چھوڑ کر یک رنگ ہو جا
سراسر موم ہو یا سنگ ہو جا ۔۔۔۔ ۵
مذاکرہ علمیہ نمبر ۳۹ (بابت اجماع) ۔۔۔۔ ۶
مدراسی بدزبان ۔۔۔۔۔۔
فتاویٰ ۔۔۔۔۔ ۹
متفرقات ۔۔۔۔۔ ۹
انتخاب الاخبار ۔۔۔۔ ۱۰
اشتہارات (۱۱) ۔۔۔۔ ۱۲

قادیانی مشن

حلف پر فیصلہ

نوٹ۔ جو لقب اب دونوں پارٹیوں نے جن کو ہم اپنی اصطلاح میں قادیانی اور لاہوری لکھا کرتے تھے۔ ایک دوسرے کے نام خود بخود مقرر کئے ہیں یعنی قادیانیوں کا نام **محمودی** اور لاہوریوں کا نام **پیغامی** پارٹی کیونکہ قادیانی پارٹی کا خلیفہ مرزا محمود ہے اور لاہوری پارٹی کا اخبار **پیغام صلح** اس لئے ہم ان کی خاطر اپنی اصطلاح آئندہ کو ترک کر کے انہی کے مقرر کردہ ناموں سے ان کو ممتاز کیا کرینگے۔ (ایڈیٹر)

محمودی اور پیغامی پارٹی کا جن جن امور میں اختلاف ہے ان میں سب سے بڑا امر مرزا صاحب قادیانی کی نبوت ہے۔ اس کی فرع یہ ہے کہ ان کو نہ ماننے والے کافر ہیں یا مومن وغیرہ۔ پیغامی پارٹی نفی پر ہے اور محمودی پارٹی اثبات پر۔ پیغامی پارٹی کے معزز رکن خواجہ کمال الدین صاحب نے ایک اشتہار مورخہ ۴ جولائی دیا ہے کہ فریقین اس مسئلہ میں تحریریں کر چکے ہیں مگر میں ایک آسان تجویز بتلاتا ہوں کہ فریقین کے سو معتبر آدمی جو مرزا صاحب کی صحبت یافتہ ہیں اور خود ان سے اعتقادات سیکھے ہوئے ہیں وہ حلف اٹھائیں کہ ہم نے حضرت صاحب سے یہ سیکھا تھا۔ یہ بھی لکھا ہے کہ میں یہ نہیں پوچھتا کہ اب ان کا اعتقاد کیا ہے۔ یا ان کا وہ اعتقاد صحیح تھا یا غلط۔ بلکہ صرف یہ پوچھتا ہوں کہ حضرت مرزا صاحب کی وفات تک ان کا خیال کیا تھا وغیرہ۔

ہمارے نزدیک بھی یہ صورت فیصلہ معقول ہے

گلزار احمدی یعنی معارج النبوۃ کا ترجمہ سلیس پنجابی نظم میں واعظان خوش بیان کیلئے مفید ہے قیمت اصلی ۱۲ عہ رعایتی ۸ ہر دو جلد (مینجر)

AsliAhleSunnet.com

اعتقاد ثابت ہو جائے کہ مرزا صاحب کے انتقال کے وقت تھا وہی اعتقاد بحیثیت مرزائی ہونیکے صحیح سمجھا جائیگا۔ محدثین بھی کسی حکم کو غیر منسوخ بتلانا چاہتے ہیں تو یہ لکھا کرتے ہیں حتی لقی اللہ یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم یہی کرتے رہے یہاں تک کہ آپ کا انتقال ہوا اسی لئے قرآن شریف میں حکم ہے لَا تَمُوتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ (مرنے تک مسلمان رہو) کسی امت کا نبی یا ہادی امت کیلئے ہر ایک کام میں نمونہ ہوتا ہے جب وہ کسی خیال اور اعتقاد پر مرنے تک جما رہے اور اپنے معتقدین کو بھی اس خیال سے نہ ہٹائے تو ثابت ہوتا ہے کہ وہی اعتقاد اس مذہب میں صحیح سمجھا جائیگا اس کی تاویل کرنا امت کا کام نہیں۔ مگر محمودی کی طرف سے اس تجویز کی منظوری آج ۶۔ اگست تک نہیں آئی۔ خیر اس کا انجام جو..... ہوگا ہم اپنے ناظرین تک پہنچا دینگے۔

قاعدہ ہے معقول بات سے معقول بات حاصل ہوتی ہے ہم بھی اپنا تنازع اس اصول سے فیصلہ کرانا چاہتے ہیں جس کی صورت یہ ہے۔ پیغامی پارٹی چونکہ اس تجویز کی مجوز ہے اسلئے ہماری مخاطب بھی وہی ہے دوسری نہیں۔

کچھ شک نہیں کہ نبی تام یا ناقص ماننے والوں کا جھگڑا اُن لوگوں کے جھگڑے سے کم ہے جو یہ کہتے ہیں کہ مرزا صاحب مرنے سے اپنے کسی دعوی میں سچے نہ تھے۔ اُنہیں میں سے ایک خاکسار ایڈیٹر اہلحدیث بھی ہے اس بڑے جھگڑے سے جناب مرزا صاحب بھی غافل نہ تھے اس لئے اُنہوں نے ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو ایک اشتہار دیا تھا جسکے ضروری ضروری الفاظ یہ تھے:۔

اے خدا اگر یہ دعوے مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افترا ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور رات دن افترا کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے اُن کو اور اُن کی جماعت کو خوش کر دے آمین۔ مگر اے میرے کامل اور صادق خدا۔ اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں عرض کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی اُن کو نابود کر۔ اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اُس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اُٹھا لے۔

مرزا غلام احمد مسیح موعود۔ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء

کچھ شک نہیں کہ یہ ایک دعا ہے دعا بھی معمولی نہیں بلکہ ایک فیصلہ کُن جو تمام مریدین اور معتقدین تک پہنچائی گئی تھی۔ معتقدین کا پیر اعتقاد ہونا لازمی ہے۔ اب میرا سوال جو میں حلف سے فیصلہ کرانا چاہتا ہوں یہ ہے کہ مرزا صاحب جس شب یعنی ۲۵۔ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کی درمیانی شب کو بیمار ہوئے ہیں اس سے پہلے روز یعنی ۲۵ مئی کی شام تک معتقدین کا اس دعا کی بابت کیا اعتقاد تھا؟ بالفاظ خواجہ صاحب میں یہ نہیں ہونے کا کہ وہ خیال اُن کا غلط تھا جو بعد میں صحیح کر لیا گیا۔ یا اُن کی خطا اجتہادی تھی یا انہوں نے مرزا صاحب کی اُردو تحریر کو سمجھا نہیں تھا۔ یہ سب چھوڑ بلکہ میں یہ کہتا ہوں کہ مرزا صاحب کی وفات سے پہلے آپ لوگوں کا خیال اس دعا کی نسبت کیا تھا؟ یعنی یہ کہ بحال ہے یا بدل گئی ہے۔ در صورت بحال کے حسب منشاء مرزا صاحب قبول ہوگی یا نہیں۔ کیا آسان فیصلہ ہے۔

میں کہہ چکا ہوں کہ اس تجویز کے مخاطب محمودی پارٹی نہیں کیونکہ ایک تو اُن سے لودہانہ میں فیصلہ ہو چکا ہے جس کا صلہ بھی بلغ تین سو نقد ہمکو انعام ملا تھا۔ دوم وہ اس تجویز کے مجوز نہیں جب وہ اس تجویز کو مان لینگے تو وہ بھی مخاطب ہو جائیں گے۔ سردست اس میں خطاب پیغامی (لاہوری) پارٹی کو ہے۔ خواجہ صاحب نے دونوں پارٹیوں کے سو آدمی منتخب کئے ہیں۔ ہماری تجویز کی منظوری آنے پر انہی سو میں سے پیغامی پارٹی کے احباب کو ہم منتخب کرینگے اور اُن سے حلف لینگے مضمون حلف یہ ہوگا:۔

میں خدا کو حاضر ناظر جان کر کہتا ہوں کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے انتقال تک اس دعا کی بابت جو انہوں نے ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء والے اشتہار میں مولوی ثناء اللہ اور اپنے فیصلہ کی بابت کی تھی یہ اعتقاد تھا کہ

ہم اس صورت کو بھی منظور کرینگے کہ سب احباب یا چند لوگ بذات خود اور دیگر بذریعہ وکالت لاہور احمدیہ بلڈنگس میں جمع ہو کر ہمارے روبرو حلف اُٹھائیں۔ پیغامی پارٹی سے عموماً اور خواجہ کمال الدین صاحب کی معقول پسندی سے خصوصاً امید ہے کہ اس تجویز کی منظوری سے جلدی اطلاع دیں گے۔

جبل پوری مباحثہ کے فیصلہ کی صورت

ناظرین! ہندوستان میں یوں تو آریوں سے ہمارے سینکڑوں مذہبی مباحثے ہوئے ہونگے مگر باقاعدہ اور قابل ذکر مباحثات تین ہی ہوئے ہیں۔ ایک دیوریہ ضلع گورکھپور میں ۱۹۰۳ء میں دوسرا نگینہ ضلع بجنور میں ۱۹۰۷ء میں تیسرا جبل پور میں ۱۹۱۵ء میں۔ پہلے دو مباحثے تو ہفتہ عشرہ تک روزانہ چار پانچ گھنٹے ہوا کرتے تھے۔ جبل پور کا مباحثہ صرف تین روز روزانہ تین گھنٹے ہوا۔ ایک فرق تو یہ تھا۔ دوسرا فرق یہ تھا کہ پہلے دونوں مباحثوں میں جن آریہ مناظروں سے مقابلہ تھا وہ طبیعت کے بڑے اچھے اور زبان کے بہت گو تھے یعنی سوامی درشنانند اور ماسٹر آتمارام امرتسری۔ دوم وہ مباحثات تحریری تھے

AsliAhleSunnet.com

اس لئے کسی فریق کو غلط بیانی کرنے کا موقع نہ تھا فریقین کی مصدقہ تحریریں آج تک مطبوعہ موجود ہیں۔ لوگ دیکھتے ہیں اور فائدہ اُٹھاتے ہیں۔

برخلاف اس کے جبل پور میں جو مباحثہ ہوا اس میں جو فریق (مسافر شائف) ہمارے مخاطب تھا اُس کو راستی ناراستی سے کوئی مطلب نہیں اسی لئے اُس نے پہلے ہی سے تمہید رکھی کہ تحریر کو سرے سے مانا ہی نہیں جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اخبار میں اُس نے وہ اودھم مچائی کہ الامان والحفیظ۔ جسکے جوابات ناظرین گزشتہ ایام میں دیکھ چکے ہیں پھر لطف یہ کہ مباحثہ کی تحریرات خود ساختہ کو علاوہ اخبار مسافر میں ذکر کرنے کے رسالہ کی صورت میں بھی شائع کرنے کا اشتہار دیتا ہے اخبار کی ایک بات پر جب پکڑا گیا تو لکھا ہے کہ "ہم مناظرین کی پوری تقریریں علیحدہ کتابی صورت میں شائع کرنے والے ہیں" (۱۶ جولائی صفحہ ۱ کالم ۳)

اس سے ثابت ہوا کہ اخبار میں محض اوٹ پٹانگ ہانک دیا ہے۔ اچھا رسالہ بھی دیکھا جائیگا مگر اس کا کیا ثبوت کہ رسالہ میں جو لکھو گے وہ واقعی فریقین کا کہا ہوا ہوگا۔ چونکہ بوجہ مضمحہ تحریر نہ ہونیکے غیر حاضرین کے دلوں میں اس مباحثہ کی اصلی صورت منقش نہو سکی اس لئے ہمنے ارادہ کیا کہ آئندہ کو ایسے جلسوں میں خصوصاً مسافر صاحب کے ساتھ بغیر تحریر کے ہم مباحثہ نہیں کرینگے۔

مسافر کو بھی ہمنے لکھا کہ تقریر میں تیری فتح ہے تو تحریر میں کیوں نہوگی۔ اس لئے تو بھی اعلان کر دے کہ ہم بھی تحریری مباحثہ کی تائید کرتے ہیں (اہلحدیث ۲۳ جولائی ۱۹۱۵ء صفحہ ۳ کالم ۲)

مگر آج ۹۔ اگست تک مسافر نے اس کی منظوری نہیں دی اس لئے ایکدفعہ اور اُس کو یاد دہانی کر کے آئندہ اُس کا عندیہ شائع کیا جائیگا جس سے ناظرین کو اُس کے حال کا پورا علم ہو جائیگا۔

مولوی ابو رحمت میرٹھی

اسی ضمن میں مسافر نے ۳۰ جولائی کے پرچہ میں ایک تحریر مولوی ابو رحمت میرٹھی کی شائع کی ہے کہ مباحثہ میں آریوں کو فتح ہوئی۔ ہم نے اس تحریر کی تصدیق کیلئے مولوی صاحب کو خط لکھا جس کا آج ۹۔ اگست تک جواب نہیں آیا۔ آئندہ ہفتے ہم اُس تحریر کو پورا پورا نقل کرینگے تاکہ حاضرین جلسہ اُس کی صداقت کو خود ہی جانچ لیں اور غیر حاضرین کیلئے خود جواب دینگے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

مولانا بٹالوی اور ہم

ہمارے ناظرین قدیم و جدید کو یاد ہوگا کہ عرصہ سے مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی کو اصرار ہے کہ یہ خاکسار اپنی روش کے لحاظ سے **اہلحدیث** نہیں میں اس کے جواب میں ہمیشہ ہی لکھتا رہا کہ باقاعدہ منصف مقرر کر کے مباحثہ کریں۔ تاکہ آئے دن کا باہمی فساد مٹ جائے۔ ایکدفعہ آرہ میں منصف مقرر ہوئے فیصلہ بحمد اللہ میرے حق میں رہا کہ خاکسار اہلحدیث ہے۔ اس فیصلے کے بعد مولانا بٹالوی نے پھر مخالفت اُٹھائی یہاں تک کہ میرے نزاع کی وجہ سے اہلحدیث کانفرنس جیسی بابرکت مجلس کے بھی مخالف ہو گئے۔ چونکہ انسانی عادت میں داخل ہے کہ رنج کسی کا اور اظہار کسی پر۔ اس لئے میں ہمیشہ اس کوشش میں لگا رہا کہ کسی طرح مولٰینا بٹالوی سے مصالحت ہو جائے تاکہ ہم سب مل کر توحید و سنت کی اشاعت کریں مگر مولانا موصوف ہمیشہ اسی ضد پر رہے کہ جب تک میری پیش کردہ تعریف اہلحدیث کو نہ مانوگے میری صلح نہوگی۔ مولانا کی تعریف کے مطابق اہلحدیث ایک فرقہ جدیدہ بنجاتا ہے جو مخالفین کا بہت پرانا الزام ہے۔ حالانکہ اہلحدیث کہتے ہیں کہ ہم سب سے اول ہیں یہاں تک کہ حضرت ابوبکر صدیق و دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم بھی اہلحدیث تھے کیونکہ اہل حدیث کی صحیح تعریف صرف یہ ہے جو اس کا اعتقاد رکھے ؎

اصل دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفےٰ برجاں مسلم داشتن

جس کا دوسرے لفظوں میں یہ مطلب ہے ؎

قرآن و حدیث تجھکو بس ہے
ناحق تجھے اور کچھ ہوس ہے

مولانا بٹالوی کہتے ہیں اہلحدیث وہ ہے جو قرآن۔ حدیث۔ اجماع بہر دو نوع اور قیاس مجتہد کو مانے وغیرہ۔ میں گو عملی طور پر اجماع اور قیاس مجتہد کو بھی مانتا ہوں مگر اہلحدیث کی تعریف میں یعنی داخل فی الماہیت نہیں مانتا۔ اس لئے مولانا بقصد مجھ کو تو (ایڈیٹر اہلحدیث) اہلحدیث نہیں ہے بلکہ اُن کے نزدیک اور علماء کرام بھی جو اس طرح قائل نہیں سب خارج از اہلحدیث ہیں اسلئے اس فیصلہ کیلئے ایک تجربہ کار مسلمان جج یعنی جناب مرزا محمد ظفر اللہ خان صاحب، وزیرآبادی رسیشن جج منصف مقرر ہوئے جس کو جناب موصوف نے بڑی مہربانی اور اسلامی ہمدردی سے قبول فرمایا چونکہ کسی مذہب کے کسی فرد کا داخل یا خارج کرانا اسپر متفرع ہے کہ پہلے اُس مذہب کی تعریف کیجائے اس لئے منصف صاحب نے مولانا بٹالوی کو بحیثیت مدعی کے تعریف کرنیکا حکم فرمایا۔ مولانا نے وہی تعریف کی جو وہ ہمیشہ کیا کرتے ہیں جس کا میں نے جواب دیا۔ یہ جواب ذرا لمبا اور بڑی تحقیق سے تھا یہاں تک ثابت کیا گیا کہ مولانا بٹالوی کی سابقہ تحریرات بھی اس تعریف کی مخالف ہیں۔ یہ سب سوال و جواب اہلحدیث مورخہ ۱۱، ۱۸ جون گزشتہ میں درج کئے گئے ہیں۔ ناظرین جن کے پاس وہ پرچہ موجود ہو ذرا تکلیف کر کے اُن تحریرات پر ایک سرسری نظر پھر ڈال لیں تاکہ اُن کو آئندہ فیصلہ کا مزید لطف حاصل ہو۔ میرا آخری جواب ۲۰ مئی کو گیا تھا جس کے جواب کیلئے کئی ایک دفعہ منصف کو اور منصف صاحب نے مولانا کو تقاضا بھی کیا مگر جواب نہ آیا پر نہ آیا آخر منصف صاحب نے دس روز کی مہلت دی لیکن جب اُس میں بھی جواب نہ آیا تو منصف صاحب نے مفصلہ ذیل فیصلہ دیدیا۔ ناظرین بغور پڑھیں:۔

فیصلہ جناب مرزا محمد ظفر اللہ خان صاحب ثالثی منصف

جس قدر مباحثہ میرے روبرو ہوا

AsliAhleSunnet.com

ہے اُس کی نسبت میری رائے یہ ہے کہ جو تعریف اہلحدیث حضرت بٹالوی نے تحریر فرمائی تھی اور اُس پر جو اعتراض حضرت امرتسری نے کئے تھے اُن کو حضرت بٹالوی اُٹھا **نہیں سکے** حالانکہ اُنہوں نے اپنے پہلے الفاظ کو کچھ تبدیل بھی کر دیا تھا اور اخیر جواب الجواب دینے میں لیت و لعل فرمانا شروع کیا اور جواب عنایت نہ فرمایا اس لئے اصل معاملہ زیر بحث ہی نہیں آیا۔

(محمد ظفر اللہ خان)

الحمد للہ تعریف اہلحدیث کا فیصلہ ہو گیا اب اس کے آگے رہا یہ امر کہ خاکسار اہلحدیث ہے یا نہیں۔ مولانا کو اس بحث کا جاری رکھنا منظور ہے تو مہربانی کر کے اپنے دعوے کی دلیل منصف صاحب کے پاس بھیجدیں مگر یہ یاد رہے کہ اب وہ اپنی تعریف پر بنا نہیں کر سکینگے بلکہ میری تعریف پر [illegible] کے میرے اخراج کا نتیجہ نکالنا ہو گا۔ کیونکہ تعریف کا فیصلہ ہو گیا۔ والسلام۔

مذاکرۂ علمیہ

بابت اجماع

اس مذاکرہ کو جاری ہوئے عرصہ ہو گیا جب قاعدہ اس کی مدت دو ماہ تھی مگر محرک کے منشا سے ۱۵ شعبان کے اہلحدیث میں اسکی مدت بڑھا کر اخیر رمضان تک کر دی گئی۔ اس وقت اس کے متعلق پانچ تحریریں دفتر میں ہیں۔ جن میں سے تین منکرین اجماع کی اور دو قائلین اجماع کی ہیں۔ چونکہ سب کو درج کرنے کی گنجائش نہیں۔ اس لئے منکرین اور قائلین کی ایک ایک نقل کر کے باقی کے دستخط کئے گئے کیونکہ جیسے یہ تینوں قریب قریب ایک ہیں ویسے وہ دونوں بھی قریب قریب ہیں۔ اس لئے ان تینوں کو ایک جگہ اور ان دو کو ایک جگہ کیا گیا۔

اطلاع۔ اب اس مذاکرہ کے متعلق سوائے اصل محرک (مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی) کے کسی کا مضمون درج نہ ہو گا۔ مولوی صاحب کو حق حاصل ہے کہ اپنے جواب میں معترضین کے اعتراضات وزنی پائیں تو قبول کریں۔ ورنہ جواب دیں مگر مختصر اور جلدی۔

اسی طرح ہر ایک محرک کا حق ہے کہ خاتمہ پر اظہار رائے کرے　　(ایڈیٹر)

اجماع

مسئلہ مذکورہ بالا پر اخبار اہلحدیث میں ایک عرصہ سے تردیداً و تائیداً بحثیں ہو رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ بانی مذاکرات کو جزائے خیر عطا فرماوے کہ جس کی وجہ سے ہفتہ میں ایکبار اکثر مسائل میں باہم مبادلہ خیالات بین العلماء ہو جایا کرتا ہے مگر حضرات اہل علم کو چاہئے کہ اس سے صرف مبادلہ خیالات ہی مدنظر رکھیں اور کسی قسم کی مخالفت یا مشاجرت کو راہ نہ دیں۔ چونکہ یہ خاکسار اجماع کو مسئلہ شرعی نہیں سمجھتا اس لئے خاکسار نے مسئلہ مذکورہ پر اب تک کچھ نہیں لکھا۔ مگر ۱۸ شعبان سنہ حال کے اخبار اہلحدیث میں جناب مولانا محمد ابراہیم صاحب (جن کی طرف سے یہ بحث چھڑی تھی) کا ایک نوٹ دیکھا جس کی بنا پر میں نے چاہا کہ اس کے متعلق کچھ اپنی ذاتی رائے عرض کروں خواہ وہ کسی کے مخالف ہو یا موافق۔ چونکہ اس عرصہ میں کافی طور پر طرفین سے دلائل لکھے جا چکے ہیں اسلئے میں بحذف دلائل صرف اپنی رائے عرض کرتا ہوں

وھو ھذا

میرے نزدیک اسلام میں سوائے کتاب اور سنت اور کوئی تیسری کتاب خبر واجب العمل ہرگز نہیں ہو سکتی۔ اول تو قرآن یا حدیث میں کوئی ایسی نص صریح نہیں ملتی جو اجماع کے دلیل شرعی ہونے کے لئے کافی ثبوت ہو۔ دوسرے یہ کہ اجماع کا تحقق اور علم بھی بہت مشکل ہے چنانچہ ایسا کوئی بھی مسئلہ نہیں کہ جس پر اس زمانہ کے کل لوگوں یا مجتہدوں کا اجماع ہو گیا ہو اور کوئی بھی اُس کا مخالف نہ ہو اور ہر شخص کو اس کا علم بھی ہو گیا ہو لہٰذا میرے نزدیک جو اجماع کتب اصول میں لکھا ہوا ہے وہ ایک معلوم التعریف اور معدوم الوجود شئے ہے۔

تیسرے یہ کہ ایسا کوئی بھی اسلامی مسئلہ نہیں ہے کہ جس کا ثبوت قرآن یا حدیث سے اشارتاً کنایتاً بالکل نہ ہو اور اُس پر خواہ مخواہ اجماع منعقد ہو گیا ہو۔ میرا خیال یہ ہے کہ اگر کسی مسئلہ کا حکم قرآن حدیث میں صراحتاً یا اشارتاً نہ ہو تو ہمیں خواہ مخواہ اجماع یا قیاس کے چکر میں پڑ کر اپنے کو گویا سختی میں ڈالنا ہے خدا نے ہمیں جس مسئلہ میں وسعت دی تھی مگر ہم باختیار خود خواہ مخواہ سختی میں پڑے اور نیز جب تک کسی مسئلہ کا ثبوت باشارۃ النص بھی نہیں ہوتا تب تک اُس پر اجماع منعقد ہی نہیں ہوا کرتا۔ مگر چونکہ اس حکم خفی کا اظہار عام طور پر بذریعہ اجماع مسلمین واقع ہوا۔ اس لئے مجازاً اُس مسئلہ کو اجماعی مسئلہ کہنے لگے۔ ورنہ در اصل اجماع کوئی چیز نہیں۔ بلکہ وہ صرف مظہر ہوتا ہے اُس حکم کا جس کا ثبوت قرآن اور حدیث میں اشارتاً موجود تھا۔ ورنہ ایسا اجماعی مسئلہ جس کا ثبوت کسی طرح قرآن و حدیث سے نہ ہو بالکل مردود ہے اور نہ ایسا اجماع کوئی دلیل شرعی ہو سکتا ہے اور اول الذکر اجماع کو دلیل شرعی ماننے میں غالباً کسی کو بھی عذر نہ ہو گا۔ کیونکہ در اصل وہ قرآن اور حدیث ہی کا حکم تھا۔ لہٰذا اجماع کوئی تیسری چیز نہ ٹھیری۔ پس سوائے حدیث اور قرآن کے کوئی چیز دلیل شرعی بلکہ غلطی اور خطا سے پاک نہیں ہو سکتی اسی لئے جملہ محدثین ادلہ شرعی دو ہی چیزیں مانتے ہیں اور امام احمد ابن حنبل نے تو خاص طور سے اجماع کا انکار کیا ہے۔ پس میرے نزدیک یہ بحث صرف نزاع لفظی ہے اور خواہ مخواہ اجماع کو دلیل شرعی بنانا التزام ما لا یلزم ہے فقط والسلام۔ ھذا ما خطر ببالی و شرح لی صدری۔

خاکسار خادم العلماء ابوالحیا حکیم محمد سجاد [illegible]

AsliAhleSunnet.com

(ابو النعمان عبد الرحمن از مئو)
(ابو یحییٰ محمد زکریا خان از جگادھری)

مسافر آگرہ پر یکطرفہ ڈگری اور ہدیہ اہلحدیث کانفرنس دہلی

جناب مولانا صاحب سلمہ الرحمن۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے کہ ایڈیٹر الفضل قادیان اور ایڈیٹر صاحب اہلحدیث امرتسر کے درمیان مرزا صاحب کی مسیحیت پر گفتگو کو اخبارات میں دیکھکر مہاشہ جی (مسافر آگرہ) نے اپنی بساط سے بڑھکر چھلانگ ماری کہ اس (مرزا صاحب کی مسیحیت کی گفتگو) سے فارغ ہوکر ہم (مہاشہ جی) سے بحث کرنی ہوگی۔ اور مسافر آگرہ نے موضوع بحث بھی خود ہی مقرر کیا تھا کہ ہمارا سوال رسالت محمدیہ (صلے اللہ علیہ وسلم) پر ہوگا۔ نہ کہ نبوت احمدیہ (مرزا صاحب) پر۔ یہاں تک بھی حوصلہ کیا کہ جہاں چاہو بلا لو۔ جب پرچہ اہلحدیث مورخہ ۲۱ مئی ۱۹۱۵ء میں ایک مضمون بعنوان "مسافر آگرہ کی پیٹھ پر تھاپی" (ایک پونڈ انعام) کا شائع کرا دیا گیا۔ اب مہاشہ جی اگر اپنی ہوائی اور لفافی تحریرات سے اپنے ناظرین کا دل خوش کیا کرتے ہیں دیس کی مثال میں جبلپور کا مباحثہ کافی ہے۔ ہاں اگر مہاشہ جی اپنی تحریرات بالا میں سچے اور راست گو ہیں تو حسب وعدہ دفتر اہلحدیث امرتسر میں تشریف لائیں اور ایڈیٹر صاحب اہلحدیث سے بحث کا فیصلہ کریں۔ کامیابی پر ایک پونڈ الزام ہوئے ہیں۔ مگر بحث کے لئے دفتر اہلحدیث میں وہ نہ آئے حالانکہ اُن کے کہنے کے مطابق ایڈیٹر صاحب اہلحدیث نے امرتسر میں اُن کو بلایا؛

آہا۔ ایک بات یاد آئی یہ بلاشبہ صحیح ہے کہ مہاشہ جی رسالت محمدیہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بحث سے حسب وعدہ سبکدوش ہونے کے لئے مباحثہ جبل پور کی آڑ لینگے۔ وہ کہیں گے یہ جو وہ ہوا۔ مگر حق امر یہ ہے کہ مہاشہ جی اس مباحثہ سے بوجوہ چند پیچھا نہیں چھڑا سکتے۔ اول یہ کہ مہاشہ جی کا خود مقرر کردہ موضوع مبحث رسالت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ دوم حسب وعدہ مقام بحث دفتر اہلحدیث امرتسر ہے۔ سوم بحث میں مناظر ہونا خود مہاشہ جی کی ذات ہے۔

ناظرین با تمکین غور فرمائیں کہ مباحثہ جبل پور میں متذکرہ بالا ہر سہ امور میں سے کسی ایک کو بھی ذرہ بھر تعلق نہیں۔ پھر مہاشہ جی کا اس بحث سے فراری ہونے کے لئے مباحثہ جبل پور کو آڑ بنانا تار عنکبوت سے بھی کم وقعت رکھیگا۔ اسی کا نام ہے گندم نما جو فروش۔ "ڈھینگیں مارنے کو تو ہوائی اور لفافی تحریرات سے ناظرین کا دل خوش کر دیا مگر نتیجہ پر سب نے آپ (مسافر آگرہ) پر کف افسوس ملے کہ گھر کی دہلیز سے باہر قدم نہ رکھا اور انعامی تھاپی کا مزہ نہ چکھا۔ جرأت کہاں؟ یہی معنی ہیں ؎

کہ عشق آساں نمود اول ولے افتاد مشکلہا

اس بحث (رسالت محمد صلے اللہ علیہ وسلم) کے لئے میعاد ایک ماہ مقرر کی گئی تھی جس کی متعلق انعامی مضمون ۲۱ مئی ۱۹۱۵ء کے اہلحدیث میں شائع ہو کر ۲۲-۲۳ یا ۲۴ تاریخ کو ضرور مہاشہ جی کی خدمت میں حاضر ہوا ہوگا اور آج اگست ۱۹۱۵ء ہوئے مگر مہاشہ جی نے تو ایسی گوشہ نشینی اختیار کی کہ صد ہائے برخواست؛

لہذا مولانا صاحب ایڈیٹر اہلحدیث کی خدمت میں بادب التماس ہے کہ حسب وعدہ ایک پونڈ انعامی رقم ہدیتاً دفتر اہلحدیث کانفرنس دہلی میں بھیجکر مطلع فرمادیں۔ مہاشہ جی! اخفا ہو تا فنو کس کا؟

(الواقعہ خریدار ۲۹۰۵ء)

دورنگی چھوڑ کر یک رنگ ہو جا
سراسر موم ہو یا سنگ ہو جا

روز و شب کا اختلاف تو قدرتی ہے جس میں خالق کی حکمت کے اسرار ہیں افسوس ہے کہ ہمارے بعض دوستوں نے مذہب و عقائد کو بھی موسم کے مثل بنا رکھا ہے کسی جگہ ایک لباس زیب تن ہے تو دوسری جگہ پر پہنچکر دوسرا۔ زید کو رنگون میں اہل حدیث کا سرگرم ممبر دیکھا گیا تھا پٹیالہ پہنچکر احناف کا۔ اور نہ فقط احناف کا بلکہ بدعتیوں کا امام ہے فاتحہ فتوح قیام و میلاد اس کا پیشہ ہو رہا ہے ایک اہل حق کی زبان سے یہ حالت دیکھکر بے ساختہ یہ شعر نکلتا ہے ؎

ہم بھی قائل تری نیرنگی کے ہیں یاد رہے
او زمانے کی طرح رنگ بدلنے والے

ہم علمائے اہلحدیث کو اور بالخصوص شیر پنجاب و فاضل سیالکوٹی کو اس مسئلہ پر کافی روشنی ڈالنے کی طرف متوجہ کرنا چاہتے ہیں کہ وہ بیان کریں کہ وہ شخص جس کا شیوہ یہ کہ کہیں اہل حدیث اور کہیں بدعتی ہو رہا ہے۔ آیا جماعت اہلحدیث میں داخل سمجھا جائیگا یا نہیں۔ زید کہتا ہے کہ ہر مجلس ہر رنگے۔ جہاں جیسا موقع ہو کیا جائے درست ہے جس کو دوسرے لفظوں میں تقیہ کہا جا سکتا ہے۔ ہم معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ آیا اس کا ثبوت کہیں سے ملتا ہے یا نہیں۔ اور اگر یہ جائز ہے تو عام اجازت دی جاوے۔ میں اپنی محدود معلومات پر نظر کرکے آگے قلم روکنا چاہتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ علماء اس پر توجہ فرمائیں گے۔ یہ بھی امید ہے کہ ان علمائے باوقار کی تحریریں ہمارے بھائی کی اصلاح کے لئے کافی ہونگی کیونکہ مجھ سے یہ معلوم ہے کہ زید اگرچہ یہ سب کچھ کرتا ہے مگر اس کے نزدیک جماعت اہلحدیث حق اور اہل حق کا گروہ ہے۔ اس لئے یقین ہے کہ اس صنف کے میں علماء حضرات کی تحریر اجر عظیم ہونگے۔

(راقم محمد غلام ہادی خان موضع پٹیالہ ... حسب ارادہ اہلحدیث ...)

ایڈیٹر۔ اس سوال کا جواب بدیہی ہے کہ ایسے لوگ جو طمع دنیاوی کے لئے دورنگیاں کرتے ہیں وہ اس حدیث کے مصداق ہیں جس میں فرمایا شر الناس یوم القیامۃ ذو الوجہین یوتی

هؤلاء بوجه وهؤلاء بوجه قیامت کے روز سب سے بدترین دو رُخے لوگ ہونگے جو ادہر ایک منہ سے آتے ہیں اور اُدہر دوسرے منہ سے۔ اگر کسی شخص کو یہ حدیث اثر نہیں کرتی تو ہمارا کہنا سمجھانا کیا اثر کریگا؟

مذاکرۂ علمیہ

بابت اجماع

مسئلہ اجماع میں بہت سی بحثیں میں نے دیکھیں مگر اب تک کوئی تحریر میرے خیال کے موافق نہیں پائی۔ گو ممکن ہے کہ میرا خیال غلطی پر ہو مگر میں اسوقت اپنے ناقص خیال کے اظہار سے خاموش نہیں رہ سکتا اس میں دو امور قابل غور ہیں۔ ایک یہ کہ اجماع کیا چیز ہے۔ اور دوسرے یہ کہ اجماع پر عمل کس حد تک جائز ہے۔ ان دو امور کی وضاحت کے لئے کسی قدر شرح کی ضرورت ہے۔

جس وقت زمانہ نے اجتہادی رنگ اختیار کیا اور ائمہ نے ضروریات زمانہ کے لحاظ سے اجتہاد سے کام لینا شروع کیا تو اُس وقت یہ بحث پیش نظر تھی کہ قرآن وحدیث کے مقابل اجتہادات کس حد تک قابل عمل ہو سکتے ہیں۔ اس بحث کے متعلق علماء کو ایک ایسا اصول قائم کرنے کی ضرورت ہوئی کہ قرآن وحدیث اور اجتہادات کے عمل کرنے میں مابہ الامتیاز ایک بیّن فرق کا اظہار کیا جائے اور چونکہ اجتہادات دو حال سے خالی نہیں تھے۔ ایک یہ کہ ایک امام کے اجتہاد پر دوسرے ائمہ بھی اتفاق کرلیں جس کا نام اجماع رکھا گیا ہے۔ اور دوسرے یہ کہ کسی مسئلہ خاص میں محض ایک ہی امام کا کوئی قیاس ہو۔ اسی لحاظ سے عمل پیرائی کے لئے اصولیوں نے یہ اصول قائم کر دیا ہے کہ پہلے قرآن۔ دوسری حدیث۔ تیسرے اجماع اور چوتھے قیاس قابل عمل ہیں۔ اب چونکہ اس جگہ صرف اجماع سے بحث کرنا ہے اس لئے میں یہ دکھلانا چاہتا ہوں کہ یہ اصول قرآن وحدیث کے کسی نص پر نہیں قائم ہوا ہے اس لئے اجماع پر عمل کرنے کے متعلق کسی آیت یا حدیث سے استناد نہیں ہو سکتا۔ البتہ صرف زمانہ کی ضروریات پر نظر کرکے علماء کی رائے اور اُن کے اتفاق سے کام لیا جاتا ہے۔ فقہاء نے اجماع کو ائمہ اربعہ کے اجتہادات پر منحصر کرلیا۔ چنانچہ امام فخرالدین رازی نے علم اصول کی کتاب محصول میں لکھا ہے کہ ان الامة اذا اختلفوا فی مسئلة علی اقوال کان اجماعهم علی ان ما عداها باطل یعنی جب امت ایک مسئلہ میں کئی اقوال پر مختلف ہو تو اُس امت کا اجماع ہوتا ہے اس پر کہ اُن کے اقوال کے سوائے باطل ہے (پھر آگے لکھا ہے کہ) المراد من الامة الائمة الاربعة یعنی مراد اس سے چاروں امام ہیں۔ اشباہ والنظائر میں لکھا ہے کہ من خالف الائمة الاربعة فهو مخالف للاجماع یعنی جو ائمہ اربعہ کے اجتہادات پر عمل نہ کرے وہ اجماع کے مخالف ہے۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے تفسیر مظہری میں لکھا ہے ان اهل السنة والجماعة قد افترق بعد القرون الثلثة او الاربعة مذاهب ولم یبق فی فروع المسائل سوی هذه المذاهب الاربعة فقد انعقد الاجماع المرکب علی بطلان قول یخالف کلهم یعنی قرون ثلاثہ یا اربعہ کے گزرنے کے بعد اہل سنت والجماعت کا افتراق چار مذاہب پر ہوا اور اس پر اتفاق کیا گیا۔ پس جو بات خلاف ان چاروں کے ہو وہ باطل ہے۔ غرض فقہاء نے ایک عام اصول سے لفظ اجماع کو الگ کرکے تقلید کے لزوم کے لئے ائمہ اربعہ کے ساتھ مخصوص کرلیا۔ حالانکہ اس خصوصیت کو تسلیم کرنے کیلئے کوئی نہیں بیّن دلیل نہیں مل سکتی۔ کیونکہ اجماع ایک ایسی چیز کا نام ہے کہ ایک ہی عصر کے تمام مسلمان کسی مسئلہ خاص میں بالاتفاق اتفاق کرلیں اب ائمہ اربعہ کے ساتھ لفظ اجماع کے انحصار پر ہر دو بحثیں پیش آتی ہیں۔ ایک یہ کہ خود ائمہ اربعہ نے اپنے مذہب کے قیام میں اجماع کیا تھا جس کی وجہ سے اجماع کا انحصار مذاہب اربعہ کے ساتھ کیا جاتا ہے دوم۔ یا اُن کے مقلدین نے اُن کی تقلید کے لئے اجماع کرلیا ہے۔ امر اول کے متعلق صاف طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے سال وفات میں امام شافعی کی پیدائش ہوئی اور امام احمد کی ولادت سب کے بعد ہوئی۔ اس حیثیت سے اجماع جو ایک زمانۂ خاص کے مجتہدین کے اتفاق کا نام ہے۔ ائمہ اربعہ کے ساتھ کبھی مخصوص و منحصر نہیں ہو سکتا۔ اسی وجہ سے یہ امر بھی بعید از قیاس ہے کہ ائمہ اربعہ نے اپنے مذہب کے قیام میں بالاتفاق مسئلہ تقلید پر اجماع کیا ہو۔ اور امر دوم کے متعلق یہ امر قابل غور ہے کہ مسئلہ تقلید میں خود مقلدین کا باہم اتفاق نہیں ہے وہ اپنی تقلید میں جس جس کے پیرو ہوتے ہیں اُس امام کی تقلید کے سوا دوسرے امام کی تقلید اُن کے پاس کبھی واجب التسلیم نہیں ہو سکتی حالانکہ مسئلہ تقلید میں بلحاظ انحصار مذاہب اربعہ اُن کو چاروں مذاہب کی تقلید خود پر لازم قرار دینی چاہیئے تھی۔ پس ان اصول کے لحاظ سے کوئی بیّن دلیل ہمیں ایسی دستیاب نہیں ہو سکتی۔ جس سے ہم اس کو مان لیں کہ ایسا اجماع جس کا انحصار ائمہ اربعہ پر کیا گیا ہو وہ قابل تسلیم ہو جائے گو اس جگہ مسئلہ تقلید کا بھی ذکر چھڑ گیا ہے مگر مرا منشا اس کے ذکر سے اجماع کے متعلق فقہاء کے خیالات کا اظہار ہے۔ اگرچہ فقہاء نے مسئلہ تقلید کے اجماع میں غلط فہمی سے کام لیا ہے تاہم وہ بھی اجماع کسی مسئلۂ خاص کے اتفاق کو سمجھتے ہیں مگر اس معاملہ میں سب سے زیادہ عمدہ اصول اُن علماء کا معلوم ہوتا ہے جنہوں نے اجماع کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے۔ صدر الشریعہ نے تنقیح میں فرمایا ہے الرکن الثالث فی الاجماع وهو اتفاق المجتهدین من امة محمد صلی الله علیه وسلم فی عصر علی حکم شرعی یعنی اجماع (جو اصول مقررہ کا تیسرا نمبر ہے) وہ چیز ہے کہ مجتہدین کا اتفاق حکم شرعی میں ایک ہی ایک ہی زمانہ میں عمل میں آیا ہو۔ چونکہ ہمیشہ اصول کا قیام بلا کم وکاست ہر زمانہ کے عمل کے لئے عمل

AsliAhleSunnet.com

میں آتا ہے اور اس نے بحث کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی کہ قرآن و حدیث سے کما حقہٗ مسائل مل سکتے ہیں پھر اجماع اور قیاس کی کیا ضرورت ہے کیونکہ ہر شخص جانتا ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کیلئے کوئی چیز باقی نہیں رکھی آیت اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ یہ تبلاتی ہے کہ دین میں اب کسی خاص شخص کی جانب سے تکمیل کی ضرورت باقی نہیں رہی مگر تاہم زمانہ کے تغیرات کے لحاظ سے علماء کو ایک رائے قائم کرنی پڑتی ہے اور اس پر امت کا اتفاق ہو جاتا ہے۔ مثلاً مذہب اسلام کی رو سے فوٹو نزدیک نہیں رکھا جا سکتا اور نہ نماز بھی اس سے نہیں ہوتی مگر زمانہ موجودہ کے لحاظ سے اس پر سبھوں نے اتفاق کر لیا کہ کلدار روپیہ جس پر دار و مدار زندگی ہے رکھ لیا جائے تو نہ کوئی قباحت ہے اور نہ نماز میں کوئی فساد واقع ہونے کا اندیشہ ہے[1] اس ایک مثال سے آپ زمانہ کے حالات کو نظر انداز کر کے اس بات کی سخت ضرورت کو تسلیم کر لیں کہ ہر زمانہ میں اجماع و قیاس کی ضرورت لامحالہ پیش آ جاتی ہے اس پر عقلاً و نقلاً ہر مسلمان کو یہ سمجھنا چاہئے کہ کسی طرح خدا اور اس کے معصوم رسول کے کلام پر کسی اور قول کو نہ ترجیح ہو سکتی ہے اور نہ وہ اقوال قابل عمل ہو سکتے ہیں مگر ایسی آنے والی صورتوں پر جو احیاناً ماوراء احکامات کتاب اللہ و سنت رسول اللہ ہوں۔ ایک ایسے اصول کے تسلیم کرنے کی سخت ضرورت ہے جو جامع و مانع ہو اور وہ ہر زمانہ کے لئے مفید و کار آمد ہو کیونکہ جہاں تک مذہب

اسلام کے احکامات پر غور کیا جائے وہ چار اصول سے خارج نہیں ہو سکتے۔ ایک وہ جو ہمارے ذہن سے علاقہ رکھتے ہیں۔ دوسرے وہ جو جناب پیغمبر خدا کے مخصوص حالات سے علاقہ رکھتے ہیں۔ تیسرے ایسے اقوال جو تمام لوگوں کے حالات پر مؤثر ہیں۔ چوتھے وہ احکام جو سیاست ملکی اور انتظام مدنی سے متعلق ہیں۔ ان میں سے نمبر اول و دوم کے احکامات کی لابدی طور پر پابندی ضرور ہے اور نمبر سوم و چہارم میں آپ جہاں تک غور کریں زمانہ کے تغیرات اور اس زمانہ کے انتظامات میں بوجہ افتراق کوئی نہ کوئی ایسی دقت پیش آنے لگتی ہے کہ لامحالہ اجماع کی طرف غور کرنا پڑتا ہے۔ بہرحال میں یہی عرض کروں گا کہ اتباع سنت ایک دوسری بحث ہے جس پر مسلمانوں کا ایمان ہے اور اس سے انکار بفحوائے من عصانی فقد عصی اللہ۔ خدا اور رسول سے انکار کرنا ہے مگر اس کے ضمن میں اجماع کا بلحاظ ضرورت قائل ہونا ایک عمدہ ترین اصول ہے اور اس سے انکار کر جانے میں ہر وقت تعددات اور مشکلات کا سامنا ہوگا۔ اس لئے اصولیین نے جن کا یہ فریضہ تھا کہ ایک ایسا اصول قائم کر دیتے جو جامع و مانع ہونے کے علاوہ وہ بہر پہلو مفید اور کار آمد ہو۔ الغرض اس معاملہ میں صدر الشریعہ کی رائے سے مجھے کلیۃً اتفاق ہے[2] اور اس اجماع کے لئے ایک ہی عصر میں اتفاق کرنے کی قید بہت ضرور ہے۔ مگر اس کے یہ معنے نہیں کہ زمانہ مابعد میں اگر اجماع سابقہ کے خلاف کوئی اور اجماع کر دیا گیا ہو تو پہلا اجماع قابل ترک نہ ہو جائے کیونکہ

اگر پہلا اجماع قابل ترک نہ ہوگا تو اجماع کا انحصار زمانہ سابق پر لازم آئیگا۔ اور ایسی صورت میں اصول بجائے خود ایک جامع مانع اصول قرار دئے جانے کے قابل ہوگا اسی لحاظ سے صرف مقلدین کا ائمہ اربعہ پر اجماع کا انحصار اصول بحث کے لحاظ سے قابل حیرت و قابل تعجب ہے۔ فقط واللہ اعلم۔

(راقم ابو نعیم محمد عبد العظیم حیدر آبادی)
عزیز المسجد امام مسجد علیگنج حالوار دہلی

[1] آج ساری اسلامی دنیا پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بہت سی جگہ تصویر دار روپیہ مروج نہیں بلکہ ان کو اس کی خبر بھی نہ ہوگی۔ اس لئے اس کو دیکھ کر نماز کے جواز کو اجماعی مسئلہ کی مثال بنانا ہرگز درست نہیں ہاں ہندوستان میں اس کی ضرورت ہے اسلئے اضطراری ہے اجماعی نہیں۔

(ایڈیٹر)

[2] آپ خوشی سے صدر الشریعہ یا علامہ تفتازانی سے اتفاق کریں مگر سائل تو اجماع کے متعلق کسی کی رائے دریافت نہیں کرتا۔ بلکہ قرآن و حدیث سے اس کے دلائل پوچھتا ہے۔ پس سائل پوچھ سکتا ہے جن دلائل سے صدر الشریعہ اجماع کے قائل ہوئے ہیں وہی آپ پیش کریں تو میں غور کروں گا۔

(ایڈیٹر)

ہمدم کی بدزبانی

خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے "تمام امتیں اپنے خبیثوں کو لا دیں اور ہم حجاج کو لا دیں تو خباثت میں بڑھ جائینگے"۔ اسی طرح میں کہتا ہوں تمام فرقے اپنے بدزبانوں کو جمع کریں اور اہلحدیث جناب مولوی فقیر اللہ صاحب مقیم پیلا دم بٹ مدراس کو پیش کریں تو خاص اس فن میں سب سے بڑھ جاویں افسوس ہے ان حضرت نے اور شریعہ میں تو کسی زبردست دلیل و دشنام دہی کو سمجھ رکھا ہے جس کسی کا جواب لکھینگے ملحد، زندیق، دجال، کافر، منافق وغیرہ کے سوا کوئی لفظ انکو نہیں ملتا پھر ایک جگہ نہیں بلکہ دیوانوں کی طرح ایک ہی رٹ لگائے بادنگی ہی کو کہتے ہیں سہ بدنام اگر ہونگے تو کیا نام نہ ہوگا؟ ان مولانا کے دماغ کا علاج ہمنے کئی دفعہ کرنا چاہا مگر یہ حضرت بھی ہماری ترکیب کو پا گئے اسلئے کھسک گئے۔ وزیر آباد میں جو گی مولینا حافظ عبد المنان صاحب مباحثہ کی طرح ڈالی تاکہ بچ جائیں ہمارا خیال ہے کسی باضابطہ یا امن مجلس میں آ جاویں تو انکے دماغ میں جو خرابی آ گئی ہے ابھی قسمت اچھی ہو تو پانچ منٹ ہی میں اصلاح کر دیجائے۔ حال ہی میں آپ نے تین رسالے لکھے ہیں جن میں وہ وہ مغلظات گالیاں بکی ہیں کہ شیطان بھی سنکر لاحول پڑھے۔ مجھے ہی کہہ لیتے تو میں سمجھ لیتا کہ پنجاب میں شادیوں کے موقع پر بڑی مائیاں سٹھنیاں (گالیاں) دیا کرتی ہیں۔ غضب تو یہ ہے کہ مولانا حافظ عبد اللہ صاحب غازیپوری اور مولانا حافظ عبد العزیز صاحب رحیم آبادی جیسے مسلم بزرگوں کو بھی اس ظالم نے نہیں چھوڑا۔ سچ ہے لعن اللہ احقب لا ندع مصلیا ولا غیرہ۔

دو رسالے اور بھی ہیں ان میں ان دونوں بزرگوں کو گالیاں دی ہیں۔ تف ہے ایسے علم پر اور لعنت ہے ایسی عادت پر۔ ہم آج تک اپنی عادت میں مجبور رہکر اس بدزبان کی گالیاں سنکر ہنس دیتے تھے۔ مگر اب جو

معلوم ہوا کہ اس کے تحریک دلیل میں خوت نہیں دسکتی جبکہ اس میں پر زور گالیاں اور بک بک بھرا سلئے ہیں بھی اس کی قلعی کھولنی پڑی۔ بدزبان کی بدزبانی کا نمونہ سنو! لکھتا ہے ۔

[illegible] مرزا قادیانی۔ جیسے الحمد چکڑالوی بلکہ تمام دجالوں کذابوں اور پادریوں اور یہودیوں اور آریوں [illegible]

AsliAhleSunnet.com

فتاویٰ

س نمبر ۲۶۵ - حاجی محمد حسن صاحب کے چار لڑکے ہیں - عبد الرحمٰن - عثمان - عبد المجید - اور اسحاق اور ایک لڑکی مسماۃ آمنہ حیات ہیں - عثمان ناخلف ہے ہر طرح سے ایذا رسانی پر کمربستہ حاجی محمد حسن کی تابعدار نہیں کرتا ہے بلکہ وہ باپ کی مخالفت کرکے مکان سے بھی علیحدہ ہوگیا ہے وقت علیحدہ کرنے کے اُس کو ایک رقم دیدی ہے - مگر کاشتکاری کے کام میں شریک ہے - تجارت کا کام عبد الرحمٰن و عبد المجید ہی کرتے ہیں - وہ خوب محنت کرکے روپیہ پیدا کرتے ہیں مگر ہیں سب باپ کے ساتھ شامل - ایک جگہ کھانا وغیرہ کھاتے اور رہتے ہیں - اور عثمان علیحدہ ہے - اب بعد فوت ہوجانے حاجی محمد حسن صاحب کے عثمان کو حصہ تجارتی مال میں سے ملیگا یا نہیں - دوسرے یہ کہ باپ ان لڑکوں کا تینوں (عبد الرحمٰن - عبد المجید - اسحاق) پر خوش ہے اور عثمان سے سخت ناراض - والدین بیماری میں مبتلا رہے مگر عثمان اور اُس کی زوجہ نے کسی قسم کی خدمت نہیں کی اور پاس تک نہیں آئے - ایسی حالت میں بقیہ مال میں جو بعد حاجی محمد حسن صاحب کے رہیگا (عثمان) ترکہ پانے کا مستحق ہوگا یا نہیں؟ (خریدار نمبر ...)

ج نمبر ۲۶۵ - عثمان مثل اور بھائیوں کے باپ کی جائداد میں سے اپنے حصہ کا وارث ہوگا - باپ نے جو کچھ اُس کو دیا تھا وہ اگر اس تصریح کے ساتھ دیا تھا کہ تیرے نام ڈالا جائیگا تو اُتنا کٹ جائیگا ورنہ نہیں +

س نمبر ۲۶۶ - حاجی محمد حسن و عبد الرحیم دونوں حقیقی بھائی تھے - عبد الرحیم کا انتقال ہوگیا - عبد الرحیم نے زوجہ اول سے ایک لڑکا سلیمان اور دوسری زوجہ سے ایک لڑکا محمد یحییٰ اور تیسری سے لڑکا محمد یعقوب چھوڑے - محمد یحییٰ کا انتقال ہوگیا - مال متروکہ کیونکر تقسیم ہوگا - اور محمد یعقوب نابالغ بچہ ہے اُس کے حصہ کا مال سلیمان کے قبضے میں ہے - اور محمد یعقوب بچہ حاجی محمد حسن کے پاس رہتا ہے - اور محمد یعقوب کی والدہ بھی نہیں ہے اور سلیمان اُس مال کو اپنے تصرف میں لاکر کے سب اُڑائے دیتا ہے اور یا چوری سے علیحدہ جمع کرتا ہوگا - مگر محمد یعقوب کے خرچ کے واسطے ایک پیسہ بھی نہیں دیتا - ایسی حالت میں ولی حاجی محمد حسن کا ہونا لازمی ہے یا اُس کے بھائی سلیمان کا؟ جو کچھ جواب ہو اخبار میں درج فرمائیں + (خریدار نمبر ۲۰۰۰)

ج نمبر ۲۶۶ - عبد الرحیم کے مال کے سب بیٹے وارث ہونگے - محمد یحییٰ اگر باپ کے سامنے مرا ہے تو اُس کا حصہ نہ ہوگا - اگر پیچھے مرا ہے تو اُس کا حصہ ہوگا مگر مرنے کے بعد پھر اُس کے بھائیوں کو ملجائیگا - محمد یعقوب کا ولی اقرب اُس کا بھائی ہے لیکن اگر وہ خیانت کرتا ہے تو دوسرے بھائی ولی ہونگے - اگر اُن کی بھی خیانت ثابت ہو تو چچا کے سپرد کیا جاویگا - واللہ اعلم

(۲ سر داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۲۶۷ - فرقہ شیعہ کافر سمجھا جائیگا یا مسلمان - اور اہل سنت والجماعت کو اہل تشیع کی دعوت و ضیافت قبول کرنی اور اُن کے ساتھ قرابت و رشتہ داری شرعاً جائز ہے یا نہیں - (منشی عبد الرؤف از امراؤتی)

ج نمبر ۲۶۷ - شیعہ کے دل میں اگر کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی تصدیق ہے تو کافر نہیں گو اپنے دوسرے غلط اعتقادات کی وجہ سے گمراہ ہے اُن کی دعوت قبول کرنی جائز ہے - آں حضرت نے یہودیوں کی بھی دعوت قبول فرمائی تھی - رشتہ نکاح کی بابت حدیث شریف میں آیا ہے اُس شخص سے اپنی لڑکی کا رشتہ کرو جسکی دینداری کو پسند کرتے ہو - من ترضون دینہ شیعہ کیا سُنی بھی اگر بداعتقاد ہو تو اس حدیث کے مطابق اُس سے بھی لڑکی کا رشتہ نہ کرنا چاہئے لیکن اگر سہو و غفلت سے ہوجائے تو نکاح فسخ نہیں ہوگا - تاوقتیکہ ناکح خود فسخ نہ کرے - کیونکہ فریقین کلمہ گو ہیں -

س نمبر ۲۶۸ - اگر کسی مسلمان عورت کا شوہر گم اور مفقود الخبر ہوجائے تو وہ عورت کتنی مدت کے بعد اپنا نکاح ثانی کرلے - اس معاملہ میں اہل حدیث اور حنفیہ کا بہت بڑا اختلاف ہے - ہمیں حل حقیقت سے آگہی مقصود ہے - (ایضاً)

ج نمبر ۲۶۸ - بموجب فیصلہ خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ چار سال کے بعد اُس کو مردہ قرار دیکر چار ماہ دس روز عدت وفات گزار کر نکاح ثانی کرسکتی ہے - امام مالک کا بھی یہی مذہب ہے - متاخرین حنفیہ نے بوقت ضرورت اس پر عمل کرنا جائز لکھا ہے - ہندوستان کے اکابر علماء حنفیہ مثل مولانا رشید احمد گنگوہی اور مولانا عبد الحی لکھنوی مرحومین نے بھی اسی کے مطابق فتوے دیئے ہیں جو اُن کے مجموعہ فتاوے میں ملتے ہیں -

س نمبر ۲۶۹ - اگر عقد نکاح کے بعد ناکح کی جانب سے طعام ولیمہ نہ دیا گیا تو وہ نکاح شرعاً قائم رہا یا ٹوٹ گیا - اس ملک (برار) میں دستور ہے کہ عقد خوانی سے پہلے ہی اہل برادری کی دعوتیں کی جاتی ہیں - اور کھانے کھلائے جاتے ہیں - طعام ولیمہ شاذ و نادر ہی دیا جاتا ہے - (ایضاً)

ج نمبر ۲۶۹ - ولیمہ نہ ہونے سے نکاح نہیں ٹوٹتا - ولیمہ سنت ہے - ولیمہ سے پہلی دعوتیں سب رسمی ہیں ان کو ترک کرنا چاہئے -

س نمبر ۲۷۰ - اگر طعام ولیمہ میں مساکین اور محتاجین نہ بلائے گئے سب خوشباش ہی بلائے گئے اور انہیں لوگوں کو کھانا کھلایا گیا تو شرعاً وہ ولیمہ درست ہوگا یا نہیں - (ایضاً)

ج نمبر ۲۷۰ - ایسے ولیمہ کا نام حدیث میں شر الطعام (بُرا کھانا) آیا ہے +

AsliAhleSunnet.com

متفرقات

طبی سوال ۱۲

میری بیوی ایک روز بارش میں چند منٹ رہی جس سے اس کو بے ہوشی ہو گئی۔ عرصہ کے بعد ہوش آیا تو نصف بدن نچلا سرد تھا۔ دوا ہوتی رہی۔ پیٹ میں حمل تھا بچہ پیدا ہوا وہ بھی مرض رعشہ سے مر گیا۔ مریضہ کو پہلے کی نسبت آرام ہوا مگر دورہ گاہے ماہے ہو جاتا ہے۔ چند منٹ بے ہوش ہو جاتی ہے۔ کوئی صاحب علاج تبلا دیں تو مرہون منت ہونگا۔

عبدالصمد خان از میراں پور ضلع سلطان پور (اودھ)

نوٹ۔ بارہا لکھا گیا طبی سوال کے لئے ۲ر غریب فنڈ کیلئے آنے چاہئیں۔

طبی جواب

طبی مستفسر نے ۹ جولائی کے پرچہ میں آنکھ کی روشنی کی کمی کا حال لکھا ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ پیدائشی نہیں ہے۔ لیکن ضعف بصر کے اسباب و علامات ذکر نہیں کئے ہیں۔ البتہ ایک دوا آنکھ کی بابت جو ہر قسم کے اسباب کو مفید ہے۔ میاں رحمت اللہ صاحب ساڑیکوی (مابین لدھیانہ و موضع مکلوڈ گنج) نے تیار کی ہے وہ نسخہ ایک معزز شاہی حکیم کا ہے۔ میں نے بھی اس کا تجربہ کیا ہے اس لئے بذریعہ اخبار اہلحدیث آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ یا تو صاحب موصوف سے دوا طلب فرمائیں یا اس راقم الحروف سے۔ (پتہ راقم کا یہ ہے)

علی محمد عفی عنہ سند یافتہ مدرسہ طبیہ ساکن موضع ابوبکر۔ ڈاکخانہ گگڑ ہے بتور ضلع فیروزپور (پنجاب)

قیمت دوا بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتی ہے۔

مسک الختام مل گئی

احمد ولد مستری خدا بخش نے مسک الختام طلب کی ہے میرے پاس دونوں جلدیں موجود ہیں قیمت عہ؎ محصول علاوہ (عبدالحمید از اندور سنٹرل انڈیا)

دریافت

بمبئی۔ کراچی اور کلکتہ میں انجمن اہلحدیث یا کوئی مسجد اہلحدیث ہو تو کوئی صاحب تبلادیں (غلام اللہ کاتب از ہوشیارپور کمیٹی گنج)

بمبئی اور کلکتہ میں تو ہے۔ پتہ۔ کلکتہ کولوٹولہ۔ بمبئی بالی کلہ میں۔ کراچی میں متفرق طور پر ہیں مگر جہاں تک معلوم ہے مسجد یا انجمن کوئی نہیں

جنازہ و دعا مغفرت

میرا برادر عزیز مولوی فیض بخش خریدار اہلحدیث فوت ہو گیا ناظرین سے درخواست ہے کہ دعا مغفرت کریں اللھم اغفرلہ وارحمہ (امداد حسین تحصیلدار پنشنر از کنترہ الہ آباد)

اہلحدیث میں نعتیہ نظمیں

محمد منظور الکریم صاحب سب انسپکٹر پولیس درخواست کرتے ہیں کہ اہلحدیث میں نعتیہ نظمیں بھی ہوا کریں۔

پہلے بھی اس کی تحریک کی گئی لیکن نظمیں اچھی نہ آنے کی وجہ سے سلسلہ جاری نہیں ہوا۔ تاہم کوئی صاحب قابل اشاعت نظم بھیجیں گے تو درج کی جاویگی۔ ناظمین خیال رکھا کریں کہ نظم اچھی ہو چاہے چند اشعار ہوں۔ زیادہ سے زیادہ دس شعر ہوا کریں۔

تیسیر الباری

کی درخواست عبدالعزیز خان کی طرف سے ۲۳ جولائی کے پرچہ میں طبع ہوئی ہے۔ میرے پاس ایک پارہ ہے سائل کو منظور ہو تو براہ راست طلب کر لے (مولوی) عبدالحمید اٹاوی۔ از حیدرآباد دکن کنچھ روڈ مکان عنہ ۱۱ الی

انجمن اہلحدیث جمال پور

نے اپنے جلسہ کے التواء کے عذر میں بہت لمبا مراسلہ بھیجا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ چونکہ علماء مشتہرین کو شرکت جلسہ میں موانع پیش آئے اس لئے جلسہ ملتوی کیا گیا۔ بیرونجات میں بذریعہ خطوط اور تاروں کے اطلاع کر دی گئی۔ اشتہار التواء چھپوانے کا وقت نہیں ملا۔ جن صاحب نے ہماری برتاؤ کی شکایت کی ہے غلط ہے ہم نے اُن کو آرام کرنے کے لئے بہت کچھ کہا۔ اسٹیشن تک پیچھے آدمی بھیجا مگر وہ نہ رکے وغیرہ (عبدالسلام نائب سکرٹری انجمن جمالپور)

ایڈیٹر۔ یہ معلوم ہوا کہ معترض نے اس جلسہ کو اہلحدیث کانفرنس کا جلسہ کیوں کہا؟

تقریظات

(جذبات مسلم)

اس کتاب میں بہت سے نامی قومی شاعروں (مثل مولانا شبلی حالی وغیرہ) کی چیدہ چیدہ نظمیں جمع کی گئی ہیں۔ لکھائی چھپائی عمدہ۔ قیمت عہ؎ - ۱۵ شوال تک نصف قیمت۔ پتہ (کارخانہ علمی مجلس لاہور)

مفتاح العلم

یہ کتاب مہاشہ ست دیو آریہ (سابق غلام حیدر) نے علمی زبان کی تعلیم کے لئے بنائی ہے۔ مصنف کا دعوے ہے کہ میرے سلسلے کی یہ پہلی کتاب ہے۔ ہمارے خیال میں مسلمانوں کو یہ کتاب چنداں مفید نہیں۔ البتہ آریوں کو مفید ہو سکتی ہے۔ قیمت ۲ر پتہ:- (پنڈت ست دیو۔ بنارس کالی محل)

اخبار جاری کیا گیا

۳۰ جولائی کے اہلحدیث میں مسلم خان جنگی پوری کا سوال چھپا تھا کہ کوئی صاحب مجھے فی سبیل اللہ اخبار جاری کرادیں منشی جان محمد صاحب ٹھیکہ دار جبلپور نے باد اُس کی قیمت سائل مذکور کے نام اخبار جاری کرادیا جزاہم اللہ

غریب فنڈ

میں از جناب محمد عبدالسبحان خان از مقام رائے پور (سی پی) مبلغ عہ؎ ر از جناب منشی جان محمد صاحب ٹھیکہ دار جبلپور ۸ر از فتوح فنڈ ۳ر سابقہ ۳۰ر کل مبلغ ۱۲ ؎

از رحمۃ اللہ طالب علم از موضع لکھو دیر ضلع لاہور سائل عہ؎ از مولوی محمد حیات اللہ بنارس عہ؎ از شیخ محمد موضع انبڑ ضلع اورنگ آباد سائل عہ؎ میزان کل ۱۲؎ بنام مسلم خان بسفارش منشی جان محمد صاحب رحمت اللہ۔ مولوی حیات اللہ اور شیخ محمد چار اخبار جاری کئے گئے قیمت حسب قاعدہ غریب فنڈ ۱۲؎ باقی ۱۲ر بنبر سائلین سال ہذا (۴۳)

دعاء مغفرت

مولوی محمد حاذق صاحب سیفر در احمد یہ آرہ فوت ہو گئے مرحوم بڑے خوش اخلاق تھے انا للّٰہ۔ ناظرین سے جنازہ غائب و دعا مغفرت کی درخواست ہے اللھم اغفرلہ

AsliAhleSunnet.com

انتخاب الاخبار

ناظرین کو عید مبارک

آئندہ فنڈ کا ضرور خیال رکھیں

جنگ کے متعلق مجمل اور صحیح خبر تو صرف یہ ہے کہ ہر طرف ہو رہی ہے۔ لیکن ۲ سے ۸۔ اگست تک جو خبریں ہندوستان میں موصول ہوئی ہیں اُن کا خلاصہ حسب ذیل ہے:۔

اس ہفتہ جرمن آبدوز کشتیوں نے متعدد تجارتی جہاز غرق کئے۔

ایک جرمن آبدوز کشتی غرق ہو گئی۔

ایک انگریزی آبدوز کشتی نے بحیرۂ بالٹک میں ایک بہت بڑا جرمن باربرداری کا جہاز غرق کر دیا۔

اعلان کیا گیا ہے کہ اس ہفتہ روسیوں نے ترکوں کی ۹۷ اور انگریزوں نے ۲۱۰ بادبانی کشتیاں غرق کی ہیں۔

ایک انگریزی آبدوز کشتی نے ساحل جرمنی کے سامنے ایک جرمن تباہ کن کشتی کو غرق کر دیا۔

دو آسٹروی جنگی جہازوں اور چھ تباہ کن کشتیوں نے جزیرہ پیلاگوس پر جسے گزشتہ ہفتہ اٹلی کی بحری فوج نے فتح کیا تھا دوبارہ قبضہ کرنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہے۔

ایک انگریزی آبدوز کشتی نے بحیرہ مارمورا میں دو ترکی سٹیمر اور کچھ ہلکے جہاز تارپیڈو پھینک کر غرق کر دئے۔

جرمنوں نے ایک بہت بڑا نیا جنگی جہاز پانی میں اُتارا ہے اور قیصر کے حکم سے اُس کا نام ہنڈنبرگ رکھا ہے۔

ایک انگریزی آلہ پرواز نے زولی بیک کے قریب ایک جرمن آلہ پرواز کو نیچے اُتار لیا۔

فرانسیسی ہوائی جہازوں نے متعدد جرمن سٹیشنوں اور کارخانوں پر بم گرا کر انہیں سخت نقصان پہنچایا۔

جرمن ہوائی جہازوں نے بھی کہیں کہیں بم گرائے۔

اٹلی کے ہوائی جہازوں نے بھی آسٹریا میں بہت سے مقامات پر بم پھینکے۔

سب سے بڑی لڑائیاں اس ہفتہ بھی مشرقی میدان میں یعنی روس کی جانب ہوتی رہیں۔

جرمن اور آسٹروی فوجیں نہایت زور شور سے وارسا کی طرف بڑھ رہی ہیں۔

لبلن پر آسٹرویوں کا قبضہ ہو گیا ہے۔

اگرچہ روسی فوجیں سخت مدافعت کر رہی ہیں۔ لیکن روسیوں کا بیان ہے کہ وہ بہت جلد وارسا کو چھوڑ کر پیچھے ہٹ جائیں گے۔

چنانچہ وارسا کے لوگ شہر وارسا سے چلے جا رہے ہیں۔

روسی بیان مظہر ہے کہ سامان جنگ کی کمی کے باعث روسی پیچھے ہٹ رہے ہیں۔

جس وقت روسیوں کے پاس کافی گولے جمع ہو جائینگے تو وہ پھر پیشقدمی کرینگے

سپہ سالار اعظم افواج روس نے حکم دیا ہے کہ وارسا کی تمام وہ عمارتیں جو فوجی کارروائیوں میں کام آسکتی ہیں گرا دی جائیں۔

روسیوں نے اعلان کیا ہے کہ جرمن وارسا میں بچوں۔ بوڑھوں اور عورتوں کے سوا کوئی آدمی نہ پائیں گے۔

ایتھنز (یونان) کے اخبارات لکھتے ہیں کہ وارسا فتح کرکے جرمن فوجیں سرویہ پر حملہ کرینگی تاکہ اُسے فتح کرکے ترکوں سے جا ملیں۔

روسی وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے کہ زار روس نے وزارت کو حکم دیا ہے کہ پولینڈ کو کامل اندرونی آزادی عطا کرنے والے مسودات قانون تیار کرے۔

اٹلی کی فوجیں مملکت آسٹریا میں برابر پیشقدمی کر رہی ہیں۔

کہتے ہیں کہ آسٹروی ٹریسٹ کو خالی کر رہے ہیں۔

پوپ (بڑے پادری) نے دول متحاربہ سے صلح کیلئے اپیل کی تھی۔ انگلستان میں اس پر کسی نے کان نہیں دھرا۔

موسیو سازونوف وزیر خارجہ روس نے اٹلی کے اتحادیوں کے ساتھ مل کر آسٹریا کے خلاف لڑنے کی تعریف کی ہے۔

مغربی میدان جنگ میں خندقوں کی لڑائی بدستور جاری ہے قدم قدم پر لڑائی ہو رہی ہے۔

جرمن فوجیں مغربی میدان جنگ میں آتش زن گولے اور جلنے والے سیال مادے استعمال کر رہی ہیں۔

ارگون پر شدید جنگ شروع ہو گئی ہے۔

گیلی پولی میں قبا تپہ کے قریب متحدہ فوجوں نے تین ترکی خندقیں گرائیں اور سنگینوں سے بڑھ کر ایک پہاڑی کی چوٹی پر قبضہ کر لیا۔

لندن میں دس اشخاص گرفتار کئے گئے جن پر جرمن جاسوس ہونے کا شبہ ہے ان میں سے دو پر جرم ثابت ہو گیا اور انہیں پھانسی دیدی گئی۔

ماہ مئی اور جون میں صرف مشرقی میدان جنگ میں جرمنوں کا دو لاکھ ستر ہزار سپاہیوں کا نقصان ہوا۔

کہتے ہیں کہ جرمن نے دس لاکھ فوج اور مرتب کی ہے جس میں تمام ۱۷-۱۸ سال کے لڑکے ہیں۔

رومانیا نے بلغاریہ کو مٹی کا تیل بھیجنا بند کر دیا ہے کیونکہ بلغاریہ سے یہ تیل ترکی کو بھیجا جاتا تھا۔

امریکن سفیر اطلاع دیتا ہے کہ جو ہندوستانی سپاہی جرمنی میں قید ہیں انہیں کسی قسم کی تکلیف نہیں سب خوش و خرم ہیں۔

ایک آلہ تنفس ایجاد کیا گیا ہے جو جرمن زہریلی گیسوں سے اتحادی فوج کی حفاظت کریگا۔

حاجیوں کی روانگی۔ حج کو مسافروں جہاز موسوم اکبر ۱۵۔ اگست کو اور موسوم جہانگیر ۲۵ اگست کو بمبئی سے روانہ ہونگے

آل انڈیا آیورویدک نمائش کلکتہ نے پنڈت ٹھاکر دت شرما لاہور ایڈیٹر دیش اپکارک کو ایک تمغہ سونے کا دیا۔ (پنڈت جی کو مبارک)

AsliAhleSunnet.com

عید کیلئے

ارمغانِ عید ٥/٥٢

یہ موزوں تحفہ ہے جس میں عید کے متعلق آنریبل اکبر، لسان العصر اکبر، ڈاکٹر اقبال مصور فطرت، خواجہ حسن نظامی، مولانا حالی، لسان الغیب حافظ شیرازی، مرزا غالب، خاقانی، ذوق، امیر مینائی، داغ، عرفی، شیرازی، عمر خیام کے علاوہ بیسیوں دیگر اردو فارسی کے شاعران باکمال و شعرائے نامدار کی دلآویز، الفاظ انگیز دلآویز نظمیں و مضامین درج ہیں۔ سرورق رنگین و منقش، کاغذ اعلیٰ، چھپائی دیدہ زیب قیمت صرف ۴ر

ماہ رمضان المبارک میں ۲/۳ قیمت کی رعایت

ذیل میں رئیس الموحدین نواب میر صدر الدین صاحب بڑودہ کے نہایت ضروری اور کار آمد رسالوں کی پوری قیمت درج ہے لیکن ماہ رمضان میں ان کی تہائی قیمت کر دی گئی ہے۔ یعنی تین روپیہ کی کتابوں کا ایک روپیہ لیا جاویگا۔ ہر ایک مسلمان اس نعمت سے مستفید ہو کر جلد منگوائیے۔

قال اللہ۔ حقوق اللہ، حقوق العباد اور روزانہ کاروبار دنیاوی، طرز معاشرت کا بیان از قرآن ہے قیمت ۵ر

قال الرسول۔ احادیث نبویہ ضروری و کار آمد لب لباب ۴ر

اسلام کے عقائد۔ عقائد اسلامیہ بطور سوال و جواب درج ہیں ۲ر

ولی کی پہچان۔ جھوٹے ولی اور سچے اولیاء اللہ کا فرق بتایا گیا ہے ۲ر

اسلام کی صداقت۔ مخالفین اسلام کو خاموش کرا دینے والا رسالہ ۲ر

محرم کی بدعتیں۔ محرم کی بدعتوں کا عقلی و نقلی رد۔ آخر میں علمائے کرام کا فتویٰ بھی درج ہے قیمت ۲ر

تحریم الخمر والزنا والملاہی والمعازف والعشق۔ زنا۔ شراب۔ راگ اور لواطت عشق وغیرہ کا بیان ۳ر

اسلام کی خوبیاں۔ کلمہ، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ کی خوبیاں اور فوائد ۲ر

اصلاح المومنین۔ انسان کی پیدائش کا مقصد اور اسکے فرائض ۴ر

اسلام کی حسنات۔ علوم دینیہ۔ تفسیر۔ حدیث۔ فقہ۔ تصوف وغیرہ کی کیفیات ۲ر

اسلام کے نواہی۔ منہیات اسلام کا بیان ۳ر ٭ اسلام کی حمایت اصلاح قوم کا طریقہ ۳ر ٭ گلدستہ فوائد ۴ر ٭ اسلام کا اتفاق ۲ر

المشتہر

مولا بخش کشتہ تاجر کتب بازار جیل سنگھ امرتسر

مومیائی عہ ٥/٢٢

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ جریان اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن لوگوں کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا معمولی کرشمہ ہے چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال کی جاتی ہے ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہو سکتی۔

قیمت فی چھٹانک عہ۔ آدھ پاؤ بحساب ۱۲ ہے۔ پاؤ بحساب ۲ سے مع محصول ڈاک وغیرہ ٭ ممالک غیر سے محصول علاوہ ٭

تازہ شہادات

میاں لقا عیدی شاہ صاحب مؤذن جامع مسجد مقام میہو سے لکھتے ہیں:۔ آپ کی مومیائی نے مجھے بہت فائدہ دیا۔ نہایت عمدہ اور اکسیر دوا ہے۔ مہربانی کرکے آدھ سیر مومیائی بذریعہ وی پی بواپسی ڈاک بہت جلد روانہ فرما دیں۔ (۵ جولائی ۱۹۱۵ء)

ابو الدرداء داؤد حسن احمد خریدار اہلحدیث از باغیچہ جناب میاں صاحب قصبہ ٹانڈہ ضلع فیض آباد سے لکھتے ہیں:۔

معظم بندہ۔ تسلیم۔ قبل ازیں بنام حافظ عبد الغنی سوداگر و حاجی عبد الغنی خان صاحب خریدار اہلحدیث ٹانڈی آں جناب کی مومیائی منگا دی جس سے بعون اللہ تعالیٰ بڑے مریضوں کو صحت ہوئی۔ لہٰذا ملتمس ہوں کہ ایک چھٹانک بنام ہیچمدان بصیغہ وی پی بہت جلد ارسال فرما دیں والسلام

(۱۳ جولائی ۱۹۱۵ء)

ملنے کا پتہ

پروپرائٹری میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر

راجپوت پرنٹنگ ورکس لاہور میں ٹھاکر مل گوپال سنگھ پرنٹر نے چھاپا اور مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر نے امرتسر سے شائع کیا

AsliAhleSunnet.com

باڈی گارڈ نمبر ۲

کے معنی ہیں بدن کا محافظ۔ پس اگر آپ اپنی صحت کی حفاظت کرنی چاہتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ ہمیشہ تندرست رہیں اور کوئی بیماری آپ کو نہ ستائے تو آپ ہمارا تیار کردہ باڈی گارڈ ہماری ہدایت کے مطابق استعمال کریں جو آپ کو سفر اور حضر میں ہر ایک درد چاہے سر کا ہو یا پیٹ کا۔ گردہ کا ہو یا مثانہ کا۔ بادی کا ہو یا بلغم کا۔ ہر ایک قسم کا تشنج۔ ہر ایک وبائی مرض۔ ہر ایک قسم کا بخار۔ پھوڑا۔ پھنسی خارش۔ بواسیر نزلہ زکام۔ پرانی کھانسی۔ سانپ۔ بچھو۔ بھڑ۔ مچھر وغیرہ کے کاٹنے کی تکالیف سے آپ کی حفاظت کریگا۔ مرد عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کیلئے یکسان مفید ہے کوئی گھر اس سے خالی نہ رہنا چاہئے قیمت عہ محصولڈاک علاوہ ہے

المشتہر

مینیجر شفاخانہ یونانی چوک چشمہ گوجرانوالہ

اشتہار کتب

آجکل ذیل کی کتب ہمارے پاس برائے فروخت موجود ہیں اور آخیر رمضان تک بجائے اصلی قیمت کے رعایتی قیمت پر بھی جائینگی:۔

نام کتاب	زبان	قیمت اصلی	رعایتی
قیام اللیل قیام رمضان محمد بن نصیر مروزی	عربی	۱۲	۱۰
ہدیۃ الاخوان بہ بیان وعید بر ترجمہ القرآن بدعجہا تالی القرآن	اردو	۰	۰
مسند الاعظم نصف تقطیع ۲۲×۲		۵	۴
فیض الباری شرح بخاری جلد پنجم	فارسی	۸	۲
شرح بخاری جلد ششم	”	۸	۶
سوانح غزنویہ	اردو	۶	۵
قصیدہ محمدیہ در شعار عربیہ مترجم	”	۳	۲
تخریج خمسین ابن رجب حنبلی	عربی	۸	۶
تنبیہ الغافلین سید احمد صاحب بریلوی	اردو	۲	۰
سوانح احمد محمد جعفر تھانیسری	”	۸	۰

عبدالغفار تاجر کتب شہر ملتان محلہ قدیر آباد

فہرست کتب دفتر اہلحدیث امرتسر

تقابل ثلاثہ - توریت۔ انجیل اور قرآن کا مقابلہ قرآن مجید کی فضیلت کا ثبوت - - - - - ۴ر

اجتہاد و تقلید جس میں اجتہاد و تقلید پر عالمانہ بحث کیگئی ہے - - - - - - ۳ر

القرآن العظیم - قرآن مجید کے الہامی ہونے کا ثبوت دیا گیا ہے - - - - - - ۱ر

الہام - الہام کی تشریح اور آریوں کا رد - ۱ر

دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن - مولوی عبداللہ چکڑالوی اہل قرآن کے مفصل رسالہ متعلقہ نماز کا کامل جواب - - - - ۲ر

الہامی کتاب - وید اور قرآن کے الہام پر مسلمان اور آریہ عالموں کی دلچسپ بحث - ۶ر

ترک اسلام - مہاشہ دھرمپال آریہ کے رسالہ ترک اسلام کا جواب قابل دید - - - - ۴ر

تہذیب - ہندووں کے فرائض - - - ۱ر

جہاد وید - ویدوں سے جہاد کا ثبوت - - - ۲ر

ادب العرب - صرف و نحو عربی کو ایسی آسان طرز سے لکھا ہے کہ اردو خوان بلامدد استاد بھی مطلب سمجھ کر فائدہ اٹھا سکیں - - - - - ۶ر

خصائل النبی - شمائل ترمذی کا اردو ترجمہ ۱ر

مناظرہ نگینہ - مشہور و معروف مناظرہ جو نگینہ میں آریوں سے ہوا تھا - - - - - ۴ر

الفوز العظیم - قرآن مجید کی قسموں پر بحث - ۳ر

اتباع سلف - مسئلہ اتباع سلف کی تحقیق ۲ر

فتوحات اہلحدیث - ہائی کورٹوں کے فیصلجات متعلق فرقہ اہلحدیث - - - - - - ۳ر

ہدایۃ الزوجین - نکاح و طلاق کے مسائل اور بیوی خاوند کے حقوق کا بیان - - - ۱ر

السلام علیکم - اسلامی سلام کے احکام - ۱ر

سرکوب بدعت - بدعات کا رد - ۱ر

میل و ملاپ - اتفاق کا سبق دینے والا قابل دید رسالہ - - - - - ۳ر

منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

اوّل دانت پھر آنکھ کی حفاظت انسان پر واجب ہے

میرا یہ منجن کا منجن اشتہاری نہیں ہے اور میں یہ بھی نہیں بتا سکتا کہ اس میں کرامت ہے۔ ہاں البتہ اس کے اجزاء سے یہ ثابت اور تجربہ ہو گیا ہے کہ اس سے ... اور اس وقت تک بلا اشتہار دیئے صحت پا چکے ہیں لہذا مجھکو واسطے رفاہ عام کے اس کا اشتہار دینا ضرور ہوا۔ اس کے ایک بار کے استعمال سے درد دانت کی تکلیف اسی وقت نصف دور ہو جاتی ہے پھر تھوڑا تھوڑا ٹھہر ٹھہر کر دو تین دفعہ استعمال کرنے سے درد ایک دم دور ہو جاتا ہے۔ یہ منجن صرف درد دانت ہی کو مفید نہیں بلکہ استحکام دندان اور مسوڑھوں کا ورم ہونا۔ سڑ جانا اور گندگی دہن وغیرہ کو دور کرتا ہے اور منہ کو خوشبودار کر دیتا ہے وغیرہ وغیرہ یعنی کل امراض دہن کو نہایت مفید و مجرب ہے۔ ترکیب استعمال ہمراہ ادویہ روانہ ہوتی ہے۔

قیمت فی ڈبیہ ۲ر تین ڈبیہ سے کم روانہ نہ ہونگی دیگر ہر قسم کی ... مرکب (مجرب) ادویات ...

المشتہر

خادم الاطباء احمد سبحان جعفری پھلواری پٹنہ

اسرار قرآنیہ و برکات روحانیہ

یہ کتاب پنجابی نظم میں شرک و بدعت کی تردید میں گویا تقویۃ الایمان ہے رسومات شادی غمی کی کافی اصلاح کی گئی ہے۔ ضمناً بعض بیاریوں کے نسخے اور دوستوں سے ملاپ اور دشمنوں سے ... کی دعائیں بھی درج ہیں۔ پنجابیوں خصوصاً واعظوں کیلئے نہایت کار آمد اور مفید کتاب ہے

ملنے کا پتہ میر محمد واعظ دفتر اہلحدیث امرتسر

AsliAhleSunnet.com